45519-دوران عدت بیوہ کا حج کے لیے جانا

سوال

ایک عورت کا خاوند فوت ہوچکا ہے اور وہ ابھی عدت میں ہی ہے، اب وہ حج کرنا چاہتی ہے کیا اس کے لیے حج پر جانا جائز ہے یا نہیں، حالانکہ وہ فرضی حج ادا کر چکی ہے ؟

پسندیدہ جواب

بیوہ عورت کے لیے چارہ ماہ دس دن عدت
گزارنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور جو لوگ تم میں سے فوت ہوجائیں
اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں
} البقرۃ(234).

اس عرصہ میں عورت کے لیے اپنے خاوند
کا سوگ اور عدت منانا لازم ہے.

ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان
کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"جو عورت بھی اللہ تعالی اور یوم
آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے کسی بھی میت پر تین روز سے زیادہ سوگ منانا حلال
نہیں؛ مگر خاوند پر کہ وہ چار ماہ دس دن ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر(1280) صحیح
مسلم حدیث نمبر(1486).

سوال نمبر(
13966)کے جواب میں بیوہ کے لیے دوران
عدت جن اشیاء سے اجتناب کرنا واجب ہے.بیان ہوئی ہیں، ان اشیاء میں بیوہ عورت کا عدت
کے دوران گھر سے باہر نکلنا بھی شامل ہے.

بیوہ عورت عدت کے عرصہ میں صرف کسی
خاص ضرورت کے تحت گھر سے دن کے وقت اور رات کے وقت حاجت کی خاطر باہر نکل سکتی ہے۔

بیوہ عورت کا حج کے لیے گھر سے نکلنا
ضرورت نہیں کہلاتا، خاص کر جب یہ عورت جس کے متعلق دریافت کیا گیا ہے اس نے فرضی حج
بھی کر لیا ہے۔

بلکہ علماء کرام نے تو یہ بیان کیا
ہے کہ بیوہ عورت کا دوران عدت فرضی حج کے لیے بھی نکلنا جائز نہیں۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"بیوہ عورت کے لیے عدت کے دوران حج
وغیرہ کے لیے گھر سے نکلنا جائز نہیں، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی
مروی ہے، اور سعید بن مسیب اور قاسم، امام مالک امام شافعی ابو عبید اور اصحاب
الرائے اور امام ثوری کا بھی یہی قول ہے۔

اور اگر کوئی عورت گھر سے سفر پر نکل
کھڑی ہو اور راستے میں اس کا خاوند فوت ہو جائے اگر تو وہ قریب ہی ہو تو گھر واپس آ
جائیگی؛ کیونکہ وہ ابھی مقیم کے حکم میں ہے، اور اگر دور نکل چکی ہو تو وہ اپنا سفر
جاری رکھے گی، اور امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے احرام نہ باندھا ہو تو
اسے گھر واپس بھیج دیا جائیگا۔

اگر قریب ہو تو اس کے گھر واپس آنے
کے وجوب پر درج ذیل دلیل دلالت کرتی ہے:

سعید بن منصور سعید بن مسیب سے بیان
کرتے ہیں کہ ان کی کچھ عورتیں حج یا عمرہ پر گئیں اور ان کے خاوند فوت ہو گئے تو
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں میقات ذوالحلیفۃ سے واپس کر دیا تاکہ وہ اپنے
گھروں میں جا کر عدت گزار سکیں...

اور اگر عورت پر فرضی حج ہو اور اس
کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اپنے گھر میں ہی عدت پوری کریگی چاہے اس کا حج رہ بھی

جائے؛ کیونکہ حج پر جانے سے گھر میں عدت پوری کرنا رہ جائیگی، اور اس کا بدل کوئی نہیں؛ لیکن حج اس برس کی بجائے اگلے برس کیا جاسکتا ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں : المغنی (305303/11).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"جمہور فقہاء کرام جن میں احناف شافعیہ اور حنابلہ شامل ہیں کہتے ہیں کہ بیوہ عورت کا عدت کے دوران حج کے لیے جانا جائز نہیں؛ کیونکہ حج فوت نہیں ہوتا، بلکہ گھر میں گزارنا رہ جاتی ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (352/29).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور اس نے فرضی حج کرنا تھا، لیکن ابھی اس کی عدت پوری نہیں ہوئی، وہ حج کی استطاعت بھی رکھتی ہے اور اس کے ساتھ جانے کے لیے محرم بھی ہے کیا وہ حج کرے یا نہ کرے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" وہ حج نہیں کریگی بلکہ عدت کے لیے اپنے گھر میں ہی رہے گی، اس حالت میں اس پر حج فرض نہیں ہوتا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے، جو بھی اس تک جانے کی استطاعت رکھے}.آل عمران (97).

شرعی طور پر اس عورت میں حج کی استطاعت نہیں ہے چاہے اس کے ساتھ محرم بھی ہے، بلکہ اسے اپنا حج آئندہ برس یا اس کے بعد تک مؤخر کرنا چاہیے، یعنی وہ بعد میں حسب استطاعت حج کر لے " انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (21/68).

واللہ اعلم.